اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس 2008 لاہور

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ایک فعال متحرک منظم جماعت ہے۔ جس کی تعلیمی، دعوتی، تبلیغی، رفاہی، سیاسی خدمات کا وسیع حلقہ موجود ہے۔ پاکستان کے چاروں صوبوں میں اس کی تنظیمیں موجود ہیں۔ اپنے پختہ نظریات، اعلیٰ وارفع اغراض ومقاصد، کتاب وسنت کی پاکیزہ دعوت کی بدولت اسے عوام میں مقبولیت حاصل ہے۔ اہل حدیث مکتبہ فکر کی یہ سب سے بڑی تنظیم اور جماعت ہے۔ جس کے مرکزی امیر حضرت علامہ پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب ہیں۔ آپ کا علمی خانوادہ سے تعلق ہے۔ آپ کے جدامجد حضرت مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی مرحوم کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ قیامِ پاکستان کے لیے ان کی کوششیں قابل قدر ہیں۔

پروفیسر ساجد میر کے دورِ امارت میں جماعت نے بڑی نیک نامی کمائی ہے۔ ان کے غیر متزلزل موقف نے تمام دینی اور سیاسی حلقوں میں ان کے وقار کو بلند کیا ہے اور عام لوگ بھی مرکزی جمعیت کے سیاسی عمل کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مرکزی جمعیت کے اغراض ومقاصد میں بنیادی بات کتاب و سنت کے مطابق نشر واشاعت اور ہر ہر فرد تک اسلام کی دعوت ہے اور اس کے ساتھ عادلانہ معاشرتی، معاشی، تعلیمی نظام کا قیام ہے۔ فرقہ واریت اور گروہ بندیوں کی حوصلہ شکنی ہے۔ انتہاء پسندی اور دہشت گردی کو اس کی تمام صورتوں کو مسترد کرتی ہے۔

ان اعلیٰ ترین مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جمعیت نے مختلف شعبوں میں محنت کی ہے۔ جس میں

اہم ترین شعبہ تعلیم اور دعوت و تبلیغ ہے۔ تعلیم کے لیے مرکزی جمعیت دینی مدارس کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتی ہے اور انہیں فکری رہنمائی کے ساتھ ساتھ نصاب کو جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے مدد دیتی ہے۔ وفاق المدارس السلفیہ اس ضمن میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ جس کی سرپرستی پروفیسر ساجد میر صاحب خود فرماتے ہیں۔ جس کے ساتھ لاتعداد مدارس وابستہ ہیں۔

دعوت و تبلیغ کے ذریعے بھی لوگوں میں شعور اجاگر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ فرقہ واریت سے نجات چاہتے ہیں اور گروہ بندیوں کے چنگل سے نکلنا چاہتے ہیں تو قرآن وسنت کی طرف رجوع کریں۔ جس پر پوری اُمت کا اتفاق و اتحاد ہے۔ یہی واحد راستہ جس پر چل کر پوری اُمت مسلمہ ایک سیسہ پلائی دیوار بن سکتی ہے۔ مرکزی جمعیت سے وابستہ بیشتر علماء دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ پورے پاکستان میں ہزاروں مساجد میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ نیز مختلف مقامات پر جلسے' کانفرنسیں' سیمینار اور اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں۔ تاکہ اسلام کی سچی اور کھری دعوت کو گھر گھر پہنچایا جاسکے۔ مرکزی جمعیت مختلف رسائل اور جرائد کے ذریعے بھی اپنی دعوت اور موقف واضح کرتی رہتی ہے۔

مرکزی جمعیت کا اہم شعبہ خدمت خلق بھی ہے۔ جس کے چیئرمین میاں نعیم الرحمٰن ہیں۔ جن کی زیرنگرانی مختلف مقامات پر خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ خاص کر یتیم' بیوگان' ضرورت مندوں اور طلبہ کی کفالت کا سلسلہ جاری ہے۔

مرکزی جمعیت اپنی حسن کارکردگی کو اجاگر کرنے اور عوامی رابطہ مہم کو بہتر اور موثر بنانے کے لیے ہر دو سال بعد آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس مختلف شہروں میں منعقد کرتی ہے۔ اس سے ملتان اور سرگودھا میں کامیاب اجتماعات ہو چکے ہیں۔ جبکہ سیالکوٹ کانفرنس بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر منعقد نہ ہوسکی۔ اس سال یہ عظیم الشان کانفرنس 6-7 نومبر 2008ء بروز جمعرات جمعۃ المبارک لاہور مینارِ پاکستان میں زیرصدارت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی نظامت کے فرائض نوجوان قائد جناب حافظ عبدالکریم صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔ جو کہ مرکزی جمعیت کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔ آپ

باصلاحیت' معاملہ فہم اور مردم شناس ہیں۔ مرکزی جمعیت کے مقاصد کو حاصل کرنے میں دن رات کوشاں ہیں۔ اس سے قبل مختلف کاروان اسلام کے کامیاب پروگرام کرا چکے ہیں۔ جس سے اسلام سے وابستہ لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اوران لوگوں کے مکروہ عزائم خاک میں ملے ہیں جو اسلام سے بیزار ہیں۔ موجودہ مثالی کانفرنس بھی اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ جس کے ذریعے پوری قوم کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ یہ پیغام دیا جائے گا کہ ہماری کامیابی و کامرانی اور مشکلات کا حل کتاب وسنت کی تعلیمات سے مشروط ہے۔

وطن عزیز اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے' داخلی اور خارجی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ کی بے جا مداخلت اور خاص کر باجوڑ' سوات' وزیرستان وغیرہ میں آئے روز بمباری نے مقامی لوگوں کو مشتعل کر رکھا ہے اور وہ اس کا انتقام خودکش بم دھماکوں کی شکل میں لے رہے ہیں۔ حکومت کی ناقص پالیسیوں اور غیر دانشمندانہ سوچ کا نتیجہ ہے۔ اور ملک اس وقت جن معاشی بحران سے دوچار ہے' مہنگائی عروج پر ہے۔ بے روزگاری عفریت بن کر چھائی ہوئی ہے۔ بجلی اور گیس کی کمیابی نے جلتی پر تیل کا کام کر دکھایا۔ لاتعداد فیکٹریاں اور ملیں بند ہوگئی ہیں۔ سیاسی کشمکش جاری ہے۔ امن وامان کی صورت حال غیر تسلی بخش ہے۔

ان حالات میں یہ کانفرنس قوم کو ایسا لائحہ عمل اختیار کرنے کا راستہ دے گی جس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہ اپنے مسائل کو حل کرسکیں گے۔ نیز امریکی دباؤ کو ختم کرنے کے لیے حکومت کو سپورٹ کرے گی۔

اس سال کانفرنس کا موضوع ختم نبوت ہے۔ یہ ایک حساس مسئلہ ہے۔ اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو کمزور کرنے اور ان میں تفرقہ بازی کو فروغ دینے کے لیے ایسے گھناؤنے کھیل کھیلتی ہیں۔ برصغیر میں آنجہانی مرزا قادیانی کو اس مکروہ کام کے لیے منتخب کیا گیا اور اسے فکری اومالی مدد دی گئی۔ جس نے جھوٹی نبوت کا اعلان کر کے ہمیشہ کے لیے لعنت کمائی۔ اس کے خلاف سب سے زیادہ جن علماء نے کردار ادا کیا اور دندان شکن شکست دی وہ اہل حدیث جن کے سرخیل جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری' مولانا محمد

حسین بٹالوی تھے۔ جنہوں نے قدم قدم پر ملعون قادیانی کا نا صرف تعاقب کیا بلکہ شکست سے دوچار کیا اور خاص کر وہ تاریخی مباہلہ بھی ہوا جس میں خود مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اگر میں جھوٹا ہوا تو طاعون یا پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ آخر کار مرزا ملعون ہیضے کی بیماری میں مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقانیت کو سچا کر دکھایا۔

اس کانفرنس میں ختم نبوت کے موضوع کو خاص اہمیت حاصل ہوگی اور توقع کی جاتی ہے کہ اس پر خاص مقالے پیش کیے جائیں گے۔

ہم قائدین اہل حدیث کو کانفرنس کی کامیابی کے لیے چند تجاویز پیش کرتے ہیں۔ اُمید ہے غور فرمائیں گے:

۱۔ تمام اہل حدیث علماء اور عوام الناس میں بیداری پیدا کی جائے اور انہیں کانفرنس کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

۲۔ کانفرنس کے لیے سکیورٹی کا اعلیٰ ترین انتظام کیے جائیں اور قابل اعتماد لوگوں کو یہ کام سونپا جائے۔

۳۔ کانفرنس کی بعض نشستوں میں اہل علم کو گفتگو کا موقعہ دیا جائے۔ جس میں تعلیم کی اہمیت، جدید فقہی مسائل کی وضاحت، معاشی اور اقتصادی مسائل وغیرہ پر بات ہو۔

۴۔ ملک کی سالمیت، بے جا امریکی مداخلت، دہشت گردی، انتہاء پسندی، امن وامان جیسے اہم موضوعات پر موثر قراردادیں پیش کی جائیں۔

۵۔ کانفرنس کے شرکاء کو آئندہ دو سال کے لیے ایسا پروگرام دیا جائے جس پر وہ بتدریج عمل کریں اور مرکزی جمعیت کے ساتھ ان کی وابستگی رہے۔

۶۔ سٹیج پر کسی غیر سنجیدہ مقرر کو وقت نہ دیا جائے۔

۷۔ مشائخ اور بڑے علماء کرام خود سٹیج پر بیٹھ کر مقررین کی گفتگو سنیں تا کہ کانفرنس کا وقار بحال رہے۔

۸۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سیاسی وا۔۔امی مداخلت کوختم کرنے کے لیے لائحہ عمل دیا جائے۔

۹۔ کانفرنس کا اعلامیہ جاری کیا جائے۔

۔ آئندہ کانفرنس کا اعلان ابھی سے کردیا جائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

# جامعہ سلفیہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز

جامعہ میں دعوتی وتربیتی ورکشاپ منعقد ہونے کی وجہ سے امسال جامعہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ سے ہوا۔اس موقعہ پر طلبہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پرنسپل جامعہ نے تمام نئے طلبہ کو خوش آمدید کہا اور جامعہ آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔انہوں نے طلبہ کو احساس دلایا کہ وہ بے حد خوش قسمت ہیں۔انہیں پوری محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا ہوگی اور دن رات محنت کر کے اپنے آپ کو اس بات کا اہل ثابت کرنا ہوگا کہ وہ پوری قوم کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

شیخ الحدیث جامعہ مولانا عبدالعزیز علوی صاحب نے فرمایا کہ تمام کاموں کی بنیاد اخلاص اور للّٰہیت ہے۔لہٰذا طلبہ کو بھی پورے خلوص کے ساتھ کام کا آغاز کرنا چاہیے اور دین کے لیے محنت دراصل جہاد ہے۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ اصل مجاہد وہ ہے جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے۔جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے پروں کو پھیلاتے ہیں اور دنیا کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹی اور سمندری مچھلیاں بھی اس کے لیے دعاگو ہیں۔

طلبہ کو نظم ونسق کے مطابق جامعہ میں رہنے کی تلقین کی گئی۔رہائش' کتب اور کھانے کے متعلق واضح ہدایات جاری کی گئیں۔شام کو نئے طلبہ کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆